بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ | پیر ۱۷ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۱۵ ظہور ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۵ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۳ ظہور / اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

رَبُّنَا اللّٰہُ کا دعویٰ کرنے والوں پر ہر قسم کے ابتلاء آتے ہیں

کوئی مصیبت، کوئی زلزلہ، کوئی قیامت اُن کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کر سکتی

اُن کی دعاؤں اور گریہ و زاری کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اُن کو استقامت عطا فرماتا ہے اور اُنپر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے

"اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قسم کے ابتلاء اُن لوگوں پر عائد کئے جاتے ہیں جو رَبُّنَا اللّٰہُ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تقدیر خداوندی کی طرف سے اُن کے امتحان لئے جاتے ہیں۔ اُن پر ایسے اندرونی اور بیرونی ابتلاء آتے ہیں جو حد کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کہ کوئی مصیبت، کوئی زلزلہ، کوئی قیامت اُن کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کر سکتی۔ کوئی چیز اُن کو اُس راہ سے ہٹا نہیں سکتی جس پر یہ گامزن ہوتے ہیں۔ اور اسی لئے اُن کی راہ کا نام بھی مستقیم رکھا گیا اور مستقیم راہ پر قائم رہنے کے لئے یہ دعا سکھائی گئی۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔۔۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ کے بعد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دعا یہ بتا رہی ہے کہ رَبُّنَا اللّٰہُ یعنی اللہ کی عبادت کرنا اور کسی اور کی طرف منہ نہ کرنا، اس دعویٰ کے نتیجہ میں لازماً مشکلات پیدا ہوں گی اور اگر دعائیں نہیں کرو گے تو اُن مشکلات میں ثابت قدم نہیں رہ سکو گے۔ پس صراط مستقیم دراصل استقامت کی تشریح ہے یا استقامت صراط مستقیم کی تشریح ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے پر روشنی ڈال رہے ہیں۔

پس فرمایا کہ جب وہ استقامت اختیار کرتے ہیں تو ہم اُنہیں اس سے پہلے استقامت کا گر سکھا چکے ہوتے ہیں وہ اپنے زور بازو سے مستقیم نہیں رہ سکتے۔ بلکہ ہم اُنہیں دعائیں سکھاتے ہیں۔ وہ گریہ وزاری کے ساتھ ہماری طرف جھکتے ہیں اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دعا جاری رہتی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اُنہیں استقامت عطا فرماتا ہے۔

پھر جب وہ استقامت دکھاتے ہیں تو اُن کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟ فرمایا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا یعنی بکثرت اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے نازل ہوتے ہیں۔ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ کہ کوئی خوف نہ کرو کوئی غم نہ کھاؤ۔"

(خطبہ جمعہ۔ مطبوعہ الفضل مورخہ ۲ مئی ۱۹۸۳ء صفحہ ۲-۳)

○ ربوہ ۱۰ ظہور / اگست آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں انھوں نے احباب جماعت کو ہر قسم کے تنازعات ختم کرنے کی تلقین فرمائی اور اس نیک تحریک کو قرآن کریم کی رو سے شجرہ طیبہ قرار دیا اور نیکی کے فلسفہ پر اختصار سے روشنی ڈالی۔

مکرم مولانا صاحب نے احباب جماعت کو اللہ کی رضا کی خاطر باہمی تنازعات کو ختم کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے جماعتوں کو ایک منظم اور مربوط پروگرام دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق عمل کر لیا جائے اور عید الاضحیٰ سے قبل تنازعات کو ختم کر دیا جائے۔ اس ضمن میں انہوں نے احباب جماعت کی طرف سے ملنے والی بعض خوشکن رپورٹوں کا بھی تذکرہ کیا۔

سورۂ ابراہیم کی آیت ۲۵-۲۶ کی روشنی میں مولانا صاحب نے فرمایا کہ نیک بات اور نیک تحریک کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ اس کی مثال سدا بہار درخت کی ہے جو ہر قسم کے حالات میں شیریں پھل دیتا ہے اور اس میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ نیکی کی حکمت بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نیکی محض خدا سے پھل پانے کیلئے کی جائے نہ کہ کسی انسان سے کوئی توقع رکھی جائے۔ اس نیت سے کی جانے والی نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی اور خدا اس کو قبول کرتا ہے۔ پس جو احباب اللہ کی خاطر تنازعات ختم کر کے صلح کا ہاتھ بڑھائیں گے خدا ان کی اس نیکی کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

انہوں نے کہا کہ صلح کے نتیجہ میں بھی نیکیوں کے مواقع ملتے ہیں اور چونکہ صلح خیر و بہتری کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے اس لئے اگر ان باتوں کو مدنظر رکھا جائے تو تنازعات ختم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

خطبہ کے آخر میں مولانا صاحب نے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور کامیاب مراجعت کے لئے دعا و صدقات کی تحریک فرمائی۔

○ نظارت امور عامہ کے کارکن مکرم صوفی علم الدین صاحب کا مورخہ ۱۲ اگست کو

(باقی صفحہ ۴ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پروفنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

۱۵ ظہور ۱۳۶۳ ہش

دعاؤں کے طفیل حاصل ہونیوالے روحانی انعامات

اگرچہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو احسن تقویم یعنی موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔ بایں ہمہ اپنی فطرت کے لحاظ سے وہ کمزور واقع ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا ہے کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا (النساء آیت ۲۹) اس لئے وہ ہر لحظہ اور ہر آن اللہ تعالےٰ کی مدد اور اس کی تائید و نصرت کا محتاج ہے۔ اس کی اس کمزوری کو دور کرنے اور اس کمزوری کو قوت میں بدلنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ دعا کے ذریعہ اس قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر سے اس کی مدد و نصرت کا طالب ہو۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ قادر مطلق اپنی قدرت کاملہ سے ایسے اسباب مہیا کر دے گا کہ جو کچھ دعا کرنے والا چاہتا ہے اور جسے پورا کرنا اسکے اپنے بس میں نہیں ہے وہ ہو جائیگا۔

علی الخصوص مومنوں کے لئے تو جنہیں اس نے اپنی ذات بے ہمتا اور غیر محدود صفات کی معرفت عطا کی ہے یہ امر فرض عین کا درجہ رکھتا ہے کہ وہ اپنی مرادیں پوری ہونے کے لئے اس کے حضور دعائیں کرتے رہیں اور کبھی اور کسی حال میں بھی دعاؤں سے غافل نہ ہوں۔ اسی لئے تو اس نے انہیں قرآن مجید میں بار بار حکم دیا ہے کہ:۔

(۱) اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ (المومن آیت ۶۱)

یعنی تم مجھ سے دعا مانگو میں اسے قبول کروں گا۔

(۲) اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ (الاعراف آیت ۵۶)

اپنے رب کو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۳) وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (الاعراف آیت ۵۷)

اور اس (یعنی خدا) کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارو۔ اللہ کی رحمت یقیناً سنوار سنوار کر نیکیاں بجالانے والوں کے قریب ہے۔

(۴) ھُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۚ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (المومن آیت ۶۶)

وہ (یعنی خدا) زندہ (اور دوسروں کو زندگی دینے والا) ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ کے لئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے اس کو پکارو۔ سب تعریف اللہ ہی کی ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

ان سب آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے عبادت کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے مومنوں کو اس سے گڑگڑا کر بھی چپکے چپکے بھی اور خوف اور طمع کے ساتھ بھی دعائیں کرنے کا حکم دیا ہے۔ اتنے تاکیدی اور بار بار دہرائے جانے والے حکم سے صاف عیاں ہے کہ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرنا مومنوں پر فرض کیا گیا ہے اور یہ فرض پورا نہیں ہوتا جب تک کہ مومن اپنی ضروریات اور حاجات کے لئے ہر وقت اور ہر آن دعائیں نہ کرتے رہیں۔ ان کے لئے تو یہ جائز ہی نہیں ہے کہ وہ کبھی دعاؤں سے غافل ہوں۔

دعاؤں کا اتنا تاکیدی حکم اللہ تعالےٰ نے محض اس لئے نہیں دیا کہ وہ دعائیں کر کے اس سے اپنی حاجات پوری کرائیں اور اس سے اپنی مرادیں پائیں۔ اس میں تو شک نہیں کہ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں مومنوں کو ہر مشکل اور مصیبت سے نجات ملتی ہے، اس کے نتیجہ میں معجزانہ طور پر مہلک امراض سے وہ شفایاب ہوتے ہیں، اس کے نتیجہ میں دشمنوں کے ضرر سے انہیں بچایا جاتا ہے۔ اسی کے نتیجہ میں ہر قسم کی آفات اور بلاؤں سے مخلصی کی راہ ان کے لئے کھولی جاتی ہے اور کامیابی اور ترقی کی راہیں ان پر وا کی جاتی ہیں۔ الغرض کوئی کام ایسا نہیں جو دعاؤں کے ذریعہ نہ ہوتا ہو اور کوئی حاجت ایسی نہیں جن کے پورا ہونے کے غیر معمولی سامان معرض وجود میں نہ آتے ہوں۔ لیکن ان سب باتوں سے بڑھ کر مسلسل دعائیں کرنے اور دعاؤں کو اپنا مسلسل شیوہ بنانے کا ایک عظیم الشان اور انقلاب انگیز فائدہ یہ ہے کہ دعاؤں کے نتیجہ میں مومنوں کی روحانیت اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ حق یہ ہے کہ دعاؤں کے بغیر انسان روحانیت میں ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ دعاؤں ہی کے طفیل انسان صحیح معنوں میں موحد بنتا ہے۔ دعاؤں ہی کے طفیل ایمان میں پختگی آتی ہے، دعاؤں کے طفیل ہی علم و حکمت میں اضافہ ہوتا ہے اور دعاؤں ہی کے طفیل معرفت الٰہی میں ترقی ہوتی ہے اور یہ سب چیزیں ہی تو روحانیت کی جان ہیں۔

یہ وہ عظیم الشان حقیقت ہے جس کی طرف سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیں بطور خاص توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"دعا جو خدا تعالےٰ کی پاک کلام نے ..... فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں (۱) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالےٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو۔ کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

پھر وہی سجدے ہمیں بخشے گئے

(۱)

دل کے غم دل میں چھپا سکتے ہیں ہم
درد کو آنسو بنا سکتے ہیں ہم
دی گئی آہِ سحر گاہی ہمیں
عرش و کرسی کو ہلا سکتے ہیں ہم

(۲)

پھر ہمیں احساسِ غم بخشا گیا
لطفِ غم بھی بیش و کم بخشا گیا
لذتِ سوزِ دروں ہم کو ملی
کس قدر تیرا کرم بخشا گیا

(۳)

یہ وہی شے ہے جو پہلوں کو ملی
غم نئے ہیں یہ، نہ یہ صدمے نئے
شکر للہ سینکڑوں سالوں کے بعد
پھر وہی سجدے ہمیں بخشے گئے

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائل درود شریف

(مکرم خلیل احمد چوہدری ربوہ)

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (سورۃ الاحزاب آیت ۵۷)

ترجمہ:۔ اللہ یقیناً اس نبی (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً اس کے لیے دعائیں کر رہے ہیں پس) اے مومنو! تم بھی اس نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے اور ان کے لیے دعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش و خروش سے) ان کے لیے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

درود کیا ہے

درود وہ دعا ہے جو انسان خدا سے کرتا ہے کہ اے خدا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی برکات اور انعامات نازل فرما اور درود وہ تحفۂ حمد و سلام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا جاتا ہے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ:۔

"درود شریف کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔"

قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں

"درود بھی درد ہی سے نکلا ہوا ہے یعنی خاص سوز و گداز اور رقت سے خدا کے حضور دعا کرنی کہ اے مولیٰ تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر۔"

(الحکم ۔ ۷ ر اپریل ۱۹۰۸ء)

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"درود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو یاد کرنا اور آپؐ کی احسان مندی کا جتانا اور خدا سے اس کا عوض دینے کی درخواست کرنا ہے۔"

(الفضل ۱۱ ر دسمبر ۱۹۲۵ء)

نیز فرماتے ہیں کہ:۔

درود دراصل اسی احسان کا اقرار ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم پر کیا اور احسان کا اقرار کرنا انسان کے لیے ازحد ضروری ہے۔"

(الفضل ۱۳ ر جنوری ۱۹۲۸ء)

قرآن کریم، احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال حضرت اقدس بانی سلسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر ایک مومن کو درود و سلام ضرور بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ اس نتیجہ میں مومن خدا کی رضا کو پالیتا ہے اور انعاماتِ خداوندی کا مورد بن جاتا ہے۔

ہر مومن کے لیے سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے جیسے فرمایا

رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ"

(التوبہ آیت ۷۲)

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہی سب سے بڑا انعام ہے۔ پس جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگئی اس نے اپنے مطلوب و مقصود کو پالیا اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:۔

"ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ"

(التوبہ آیت ۷۲)

یعنی اس (رضامندی) کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

کونسا درود شریف پڑھا جائے۔

احادیث میں مختلف قسم کے درود بیان ہوئے ہیں ان میں سے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں اس درود شریف کو حضرت اقدس بانی سلسلہ نے جامع قرار دیا ہے اور پسند فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"درود شریف وہی بہتر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا اور وہ یہ ہے

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ وّعلیٰ اٰلِ محمدٍ کما صلّیت علیٰ اِبراھیمَ وعلیٰ اٰلِ ابراھیمَ انّکَ حمید مّجید اللّٰھمَّ بارک علی محمدٍ وعلیٰ اٰل محمدٍ کما بارکتَ علی ابراھیم وعلیٰ اٰلِ ابراھیم انّکَ حمید مّجید۔

جو الفاظ ایک پرہیزگار کے منہ سے نکلے ان میں ضرور کسی قدر برکت ہوتی ہے۔ پس خیال کر لینا چاہیئے کہ جو پرہیزگاروں کا سردار اور نبیوں کا سپہ سالار ہے اس کے منہ سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ کس قدر متبرک ہوں گے غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے یہی اس عاجز کا ورد ہے اور کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں، اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہیئے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالتِ رقت اور بے خودی اور تاثیر کی پیدا نہ ہو جائے اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے۔"

(مکتوب احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۱۸)

درود شریف کے فضائل و برکات

درود شریف کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بے انتہا برکات کا نزول ہوتا ہے۔

درود شریف کا ورد انسان کو جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے۔ قیامت کے دن اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اعلیٰ مقام دلواتا ہے۔ درود شریف ہی ہے جو اسی دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرواتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوتا ہے۔

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ درود شریف کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"درود شریف کی دعا کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں ان کی امت کے متعلق اس سے بڑھ کر قبول ہوئیں جس قدر کہ کی گئی تھیں۔ اسی طرح امتِ محمدیہ کو کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے ان دعاؤں سے بڑھ کر دیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کی ہیں ..... یہ کیسی جامع دعا ہے اس بڑھ کر کوئی کیا مانگ سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کہتے چلے آئے ہیں کہ روحانی ترقی کا گر درود ہے۔"

(الفضل ۱۳ ر جنوری ۱۹۲۸ء)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:۔

مَنْ صَلّٰی علی النّبی صلی اللہ علیہ وسلم وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ علیہ و ملٰٓئِکَتُہٗ سبعین صلوٰۃً"

(مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہونے کی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر رحمتیں نازل کرتا ہے۔ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ اس پر رحمتیں نازل ہونے کی دعا کرتے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً"

کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔

نیز فرمایا:۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ علیہ عشراً"

یعنی جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ (ترمذی جلد ۲)

پھر آپؐ فرماتے ہیں:۔

"مَا مِنْ مسلمٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا صَلَّتْ علیہ الملٰٓئکۃ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ لِیُکْثِرْ"

(سنن ابن ماجہ)

یعنی جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا۔ وہ جب تک مجھ پر درود بھیجتا رہے گا اس وقت تک فرشتے بھی درود بھیجتے رہیں گے اب بندہ چاہے تو تھوڑا درود بھیجے یا چاہے تو زیادہ درود بھیجے۔

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ درود شریف ہمارے لیے نجات کا ذریعہ اور احسان مندی ہے چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ نَجَاتَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ فِی الدُّنْیَا صَلٰوۃً اِنَّہٗ قَدْ کَانَ فِی اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ کِفَایَۃً وَلٰکِنْ خَصَّ الْمُؤْمِنِیْنَ بِذٰلِکَ لِیُثِیْبَھُمْ عَلَیْہِ"

(درمنثور)

یعنی قیامت کے دن اس کے ہولناک اور خطرناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ نجات پانے والا وہ شخص ہے جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف بھیجنے والا ہوگا میرے لیے تو صرف اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب حاصل کرنے کا باہم موقعہ عطا فرمایا ہے۔

دعاؤں کی قبولیت

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ:۔

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ ۔ (ترمذی)

یعنی دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اللہ تعالیٰ کیطرف نہیں چڑھتی یہاں تک کہ تو نبی کریم صلی علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے تو درمیانی روک دور ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ اس کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔

درود شریف کتنی بار کہا جائے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ درود شریف کے بارے میں اپنے پیارے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں:۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعُ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ"

(ترمذی ابواب صفۃ القیٰمۃ)

کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں پس آپ ارشاد فرمائیں کہ کس قدر آپ پر درود بھیجا کروں؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا جتنا چاہے تو (وقت مقرر کرے) پھر ابی بن کعبؓ نے عرض کی کہ میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ مقرر کر لوں تو آپ نے فرمایا جتنا چاہو مقرر کر لو اگر اس سے بھی زیادہ کر لو تو تمہارے لیے بہتر ہے پھر میں نے دریافت کیا کہ میں نصف حصہ مقرر کر لوں؟ حضورؐ نے فرمایا جس قدر چاہو مقرر کر لو اگر تم اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لیے اچھا ہوگا پھر میں نے پوچھا کہ دو تہائی مقرر کر لوں اس پر فرمایا جس قدر چاہو مقرر کر لو اگر اس سے بھی زیادہ کرو تو تیرے لیے بہتر ہوگا پھر عرض کی کہ حضور سارا وقت ہی آپ پر درود بھیجنے کے لیے مخصوص کر دوں؟ آپ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو یہ تیرے ہم و غم دور کرنے کے لحاظ سے کافی ہے اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

مشکوٰۃ میں ایک روایت یوں بیان ہوئی ہے:۔

"عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ الثَّنَاءَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ"

(مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نماز پڑھ رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ حاضر تھے پس جب میں بیٹھا تو میں نے اپنی دعا اللہ کی تعریف سے شروع کی پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور پھر میں نے اپنے لیے دعا کی اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ سے مانگ تجھے دیا جائے گا۔ تو اللہ سے مانگ تجھے دیا جائے گا۔

اسی طرح حضرت فضالہ ابن عبیدؓ روایت کرتے ہیں کہ:۔

"رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاعِدٌ اِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لَہُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ"

(مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور کہا کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی پس جب تو نماز پڑھے اور دعا کے لیے بیٹھے پس تو اللہ کی اسی چیز کے ساتھ تعریف کر جس کے وہ لائق ہے اور پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے مانگ جو چاہے۔ راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی اس نے اللہ کی حمد کی اور آپؐ پر درود بھیجا پس آپؐ نے اس کے لیے فرمایا اے نماز پڑھنے والے! تو دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا اس رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لیے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور ..... اس نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۲)

نیز فرماتے ہیں کہ:۔

"کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو مشکے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں

"ھٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸ حاشیہ)

درود آنحضورؐ کو پہنچایا جاتا ہے۔

میرے ماں باپ فدا ہوں اس پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے فرمایا:۔

اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ"

یعنی اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے مقرر ہیں جو زمین کی سیاحت کرتے رہتے ہیں اور وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں"

(مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ)

نیز فرمایا

"مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ"

یعنی کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو مجھ پر سلام بھیجتا ہو مگر اللہ تعالیٰ ضرور میری روح کو واپس لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ یعنی جو مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ اس پر سلامتی نازل کرتا ہے"

(مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبیؐ)

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ:۔

"درود شریف بہت پڑھا کریں کہ وہی ہدیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچتا ہے"

(مکتوبات احمدیہ)

نیز فرماتے ہیں کہ:۔

"اسی طرح درود شریف ہے کہ ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچاتے ہیں" (البدر)

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مناسبت پیروی و محبت اور پھر کثرت سے درود شریف شرط ہے"

ایک مومن کو جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ ہے اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم تو صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں :۔

" اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ میں مالدار ہو جاؤں گا مجھے فلاں عہدہ مل جاوے گا۔ یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحت ایسی ہی ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات۔ بلائیں، بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں۔ مگر ان سے گھبرانا نہ چاہیئے موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے۔ اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاوے گا؟ غریبی میں بھی مرنا ہے۔ بادشاہی میں بھی مرنا ہے۔ اس لئے سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اس طرح جھکتا ہے اُسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے :۔

" من یتق اللہ یجعل لہ مخرجًا و یرزقہ من حیث لا یحتسب "

اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت۔ علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔

ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے معمولی کام کرتے مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اوّل اوّل جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو وہ سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقاتِ الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ بڑا ہے اسی طرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ آخر کار خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہو جاتا ہے۔

اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہیں چھوڑ جاؤ بلکہ اسے ایک امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔

آج کل تو یہ ایک بیج ہے جسکے ثمرات تمہارے تک ہی نہ ٹھہریں گے بلکہ اولاد تک بھی پہنچیں گے۔ سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں۔ دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو۔ کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے اور کسی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے۔

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بے کار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ آج کل اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں ..... تم کو بہت کچھ سننا پڑے گا اور لوگ کیا کیا باتیں بنائیں گے کہ تم نے ایک مجذوم کافر۔ دجّال وغیرہ کی بیعت کی۔ ایسا کہنے والوں کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں اس لئے چاہیئے کہ تم ان کے لئے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے اور جیسے کہ تم کو امید ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو ہرگز قبول نہ کریں گے تم بھی ان سے منہ پھیر لو۔

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار۔ توبہ۔ دینی علوم کی واقفیت۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو۔ اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق اللہ کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۱-۳۰۳)

چندہ تحریک جدید اور ذیلی تنظیمیں

یہ امر کسی احمدی سے مخفی نہیں کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کے ضمن میں جملہ ذیلی تنظیمیں تحریک جدید سے مؤثر تعاون کرنے کے لئے مکلف ہیں۔ انصار، خدام اور لجنات اس کے نتیجہ میں تعاون فرما رہے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالےٰ۔

مگر لجنہ اماء اللہ سب پر گویا سبقت لے گئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنا الگ ریکارڈ رکھا ہوا ہے اور وہ معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنی مساعی کے نتائج پیش کرتی رہتی ہیں۔ نیز وہ اس غرض کے لئے دورے بھی کرتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی مساعی کو شرف قبول بخشے۔ اور اجر عظیم سے نوازے۔ راولپنڈی کے دورے میں خاکسار نے لجنہ راولپنڈی کا جائزہ لیا تو صدر صاحبہ مکرمہ بیگم چوہدری محمد سعید صاحب کے ذریعہ ماشاء اللہ معین معلومات حاصل ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

حال ہی میں فیصل آباد سے اطلاع ملی ہے کہ جنرل سیکرٹری مکرمہ تقیہ حفیظ اہلیہ مکرم حافظ محمد اکرم صاحب نے نہ صرف ضلع بھر کی لجنات کو چٹھیوں کے ذریعہ بلکہ دورہ کے ذریعہ بھی تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی اور ان کی نگران حلقہ جڑانوالہ مکرمہ ارشاد اختر صاحبہ نے اس سلسلہ میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور حضور ایدہ اللہ کی خصوصی دعائیں لینے کے لئے ۲۱ رمضان کی دعائیہ فہرست میں زیادہ سے زیادہ بہنوں کو شامل کیا ہے۔ اسی طرح دیگر ذیلی تنظیموں سے بھی یعنی انصار اور خدام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی مساعی کی معین رپورٹ سے ممنون فرمادیں۔

یہ اُن کے لئے اسی وقت ممکن ہو گا جبکہ وہ تحریک جدید سے متعلق اپنا الگ ریکارڈ رکھیں گے۔ صرف سیکرٹری صاحب تحریک جدید کی معلومات پر انحصار نہیں کریں گے۔

مکرر درخواست ہے کہ ذیلی تنظیمیں اب وصولی کو جلد از جلد سو فیصد بنانے کے لئے تحریک جدید سے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ اور حسنات دارین کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشِ حق یک نالہ از روئے نیاز
بہ ز عمرِ بے نیاز اندر نماز

مکرم غلام رسول اعوان صاحب۔ ڈی جی خان

اگر بچہ باپ کے سامنے آنسو بہائے تو اچھے اچھے کھلونے اور مٹھائیاں حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر بندہ اپنے رب کے سامنے آنسو بہائے تو دنیا میں روحانی سکون اور آخرت کی جنت حاصل کر لیتا ہے یہ مقولہ کتنا صحیح ہے اور کون اس کی صداقت میں شک کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش عمل پر موقوف نہیں۔ اُس کے فضل پر منحصر ہے۔ اور اس کے فضل کو کھینچنے والی چیز تو عجز و نیاز ہے اور اگر عجز و نیاز میں گریہ بھی شامل ہو جائے تو عرش الٰہی کے پائے بھی ہلا کر رکھ دیتی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندے کو مضطرب اور آنسو بہاتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔ اسے بھی کچھ ملتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور یہ سچ ہے۔ کہ جو بندے اس راہ سے واقف ہیں وہ ہر غم سے بے نیاز ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی گود میں پلتے ہیں۔ اور اس کی رحمت کے سائے میں رہتے ہیں بظاہر آنسو بہانا حزن و ملال کی کیفیت کی غمازی کرتا ہے۔ لیکن جو آنسو اپنے ربِ محسن کی محبت اور خوف میں بہائے جائیں۔ ان کے سامنے دنیا جہاں کی خوشیاں اور سرور ہیچ ہیں۔ اس وقت کی خوشی کا اندازہ صرف وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔ اندھی دنیا کو کیا معلوم کہ وہ کیفیت کیا ہوتی ہے۔ وہ تو ظاہر پر فتویٰ لگاتی ہے۔ لیکن جب بچھڑے ہوئے دو دل ملیں۔ تو رونا آ ہی جاتا ہے۔ اور اس رونے کا مقابلہ دنیا کی کوئی نعمت نہیں کر سکتی۔ آنسو دراصل محبت کے سفیر ہوتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ دل کی ترجمانی یہی آنسو کرتے ہیں۔ زبان یہ کام کرنے سے قاصر ہے۔ دنیاوی کاروبار میں زبان کام دے سکتی ہے۔ لیکن عشق کی منزل میں اس کا کام نہیں۔ وہاں تو آنسو کام دیتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ تپش اور گریہ یا تو محبوب کے دروازے تک پہنچنے کی راہ ہموار کر دیتی ہے۔ یا محبوب کو محب کے پاس کھینچ لاتی ہے۔ پس کتنا خوش نصیب ہے۔ وہ بندہ جس کو رونا اپنے خدا کے حضور میسر آجائے۔ اور وہ اس کے ذریعہ اس کے کرم کا مورد بن جائے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت میں آنسو بہانا سیکھ لے۔ تو اس کی دنیا ہی بدل جائے۔ وہ اس دنیا میں جنت کا لطف اٹھائے اور شاہد ازل کے جمال کا مشاہدہ بھی کرے۔ پس یہ آنسو بڑے کام کی چیز ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور بخشش کے لیے یہی سبق تو روز اوّل سے دیا تھا۔ آدمؑ نے جب نادم ہو کر اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور کہا کہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو اس کی خطا بخشی گئی۔ بلکہ اُسے خلافت سے بھی سرفراز کیا گیا۔ ..... لیکن انسان اس دنیا میں آکر اس کی رنگینیوں اور دلچسپیوں میں ایسا مست ہو جاتا ہے۔ کہ وہ پڑھا ہوا سبق بھول جاتا ہے۔ اس لیے اس کی رحمت سے دور جا پڑتا ہے۔ مگر جن لوگوں نے یہ سبق یاد رکھا۔ انہوں نے اس یارِ ازل کو پا لیا۔ اور وہ دنیا سے بے نیاز ہو گئے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو انسان کے پاس وہ کون سا عمل ہے جس کے زور سے وہ جنت میں جا سکتا ہے۔ اس کے ہر عمل میں نفس اور شیطان کا حصہ ہوتا ہے۔ اس لیے وہ قابل قبول نہیں۔ لے دے کر صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ جس پر انحصار ہے۔ لہٰذا اس کے فضل کو حاصل کرنے والی چیز تو ندامت۔ بے چارگی۔ شکستگی اور عاجزی ہے۔ اس کے سوا دوسرا راستہ ہے ہی نہیں۔ یہ راستہ آسان بھی ہے۔ اور نزدیک تر بھی۔ ..... تذکرۃ الاولیاء میں ہے۔ کہ حضرت جنید بغدادی جب فوت ہوئے تو کسی نے خواب میں انہیں دیکھا اور پوچھا کہ تمہارے اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا۔ کہنے لگے کہ وہ درس و تدریس اور علم و حکمت کی باتیں جو ہم لوگوں میں کیا کرتے تھے۔ کام نہ آئیں۔ اگر کام آئے تو تہجد میں بہائے ہوئے چند آنسو کام آئے۔ ربِ کریم نے ان کی قدر کی اور بخش دیا۔ اور یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے۔ کہ ع

کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی .....

اسے مت بھولیئے ... اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی یہی صفت بتلاتا ہے کہ وہ

"ھم فی صلوٰتھم خاشعون"

(مومنون)

کہ وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ جو اپنی نمازوں میں روتے اور گڑگڑاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے روز وہی لوگ سب سے زیادہ ہنسنے والے ہوں گے۔ جو دنیا میں زیادہ رونے والے ہوں گے اور یہ صحیح ہے کہ جنہوں نے دنیا میں ہنسنا اور خوش رہنا اپنا مقصد بنا لیا ہو۔ وہ کیسے فلاح پا سکتے ہیں ان کے لیے تو وہاں حسرت اور اندوہ کے سوا اور کچھ نہ ہوگا..... دنیا میں یہ بات دیکھی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی ملزم اقرارِ جرم کر کے ندامت کے آنسو بہائے۔ تو عدالت بھی اس کی سزا میں نرمی کرتی ہے۔ بچہ والدین کا کتنا نافرمان ہو اگر وہ کسی وقت پشیمان ہو کر معافی کے لیے آجائے تو اسے بھی معاف کر دیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ وہ کونسی غلطی ہے جو ماں معاف نہیں کر سکتی۔ اسی طرح بندہ خواہ کتنا ہی عصیاں آلودہ ہو۔ اپنے ربّ کے سامنے نادم ہو کر آئے اور آنسو بہا کر بخشش کا طالب ہو۔ تو رحمتِ خداوندی اسے مایوس نہیں لوٹاتی۔ اسے بخش دیا جاتا ہے۔ اور وہ ذات اُسے پھر کبھی شرمندہ بھی نہیں کرتی۔ کیونکہ اس کی خو بندہ نوازی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو صفت غفوریت کے تقاضہ سے بنایا ہے بندے گناہ کرتے ہیں۔ اور پھر جب وہ نادم ہو کر بخشش طلب کرتے ہیں۔ تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عاجزی اور فروتنی اختیار کر کے ندامت کے آنسو بہائے پھر بخشش ہوگی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

سراپا معصیت میں ہوں۔ سراپا مغفرت ہے وہ
خطا کوشی روش میری۔ خطا پوشی ہے کام اُسکا

حدیث قدسی میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو تسبیح اور مصلّٰی سے گنہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا زیادہ پسند ہے۔ اللہ والے کہا کرتے ہیں کہ آنسو قبولیت کی سند ہیں۔ جو دعا روکر درگاہ ایزدی میں کی جائے۔ وہ ضرور قبول ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ایسا سخی ہے۔ کہ اسے بندہ کو خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ہر شخص نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ اس کی وہ دعائیں جن کے ساتھ اضطراب اور گریہ ہوگی۔ وہ ضرور قبول ہوئی ہوں گی۔

پس یہ آنسو بڑے کام کی چیز ہیں۔ ان کو آزما کر تو دیکھو۔ ان ابتلاء کے دنوں میں جو چاہو گے مل جائیگا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ کہ عاجزی اپنا شعار بنالو۔ اور رونے کی عادت ڈالو۔ کیونکہ رونا اسے بہت پسند ہے اور یہ درست ہے کہ بندہ کے دامن میں سوائے عجز و نیاز اور آہ و فغاں کے اور ہے ہی کیا۔ اور حقیقت میں یہی سب سے بڑی دولت ہے۔ رومی نے سچ کہا ہے ؎

پیشِ حق یک نالہ از روئے نیاز
بہ ز عمرِ بے نیاز اندر نماز

بقیہ: فضائل درود شریف

وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجنا چاہیئے خصوصاً جمعۃ المبارک کے دن کیونکہ اس دن کے پڑھے ہوئے درود شریف کو فرشتے آپؐ کے حضور پیش کرتے ہیں چنانچہ آپؐ نے فرمایا۔

"اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ یَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ اِنَّ اَحَدًا لَّنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا"

(مشکوٰۃ باب الجمعہ)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ وہ حاضر کیا گیا ہے فرشتے اس کو میرے حضور پیش کرتے ہیں اور یقیناً کوئی شخص مجھ پر درود شریف نہیں بھیجتا مگر اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ درود شریف سے فارغ ہو جاتا ہے۔

جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کہتا ہے کہ میں بھی تیری دعائیں کثرت سے قبول کرونگا۔ چنانچہ حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

ہمارے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم کثرت سے درود پڑھیں ..... جو شخص کثرت سے درود پڑھتا ہے اس کی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں ..... خدا ..... کہتا ہے کہ تو نے میرے پیارے کے لیے دعا کی ہے میں تیری دعا بھی قبول کرتا ہوں"۔ (الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء)

نیز فرماتے ہیں کہ:۔

"جو لوگ محبت اور اخلاص کے ساتھ درود پڑھیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی برکات سے حصہ پائیں گے ان کے گھر رحمتوں سے بھر دیئے جائیں گے۔ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے انوار کا جلوہ گاہ ہو جائیں گے"۔

(الفضل ۲۳ مئی ۱۹۴۴ء)

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں درود شریف کی اہمیت اور افضلیت سمجھنے اور اسے بکثرت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

خط و کتابت کرتے
وقت چٹ نمبر کا
حوالہ ضرور دیں
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: اداریہ صفحہ (۲)

کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔ (۲) دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔ (۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔ (۴) چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔ (ایام الصلح صـ۱۴)

پس دعاؤں کے نتیجہ میں مومنوں کی حاجات ہی پوری نہیں ہوتیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے ان کا زندہ تعلق قائم ہوتا ہے جس کے ذریعہ مومن روحانیت میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور اس کے خاص بندوں میں شامل ہو کر جنت کے وارث بنتے ہیں اسی لیے مومن دعائیں کرنے میں بہت حریص ہوتے ہیں۔ وہ دعاؤں کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے اس لیے کہ دعاؤں ہی میں ان کی روحانی حیات کا راز مضمر ہوتا ہے۔

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم اشفاق احمد طاہر محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ کا نکاح عزیزہ شکیلہ پروین سلمہا بنت چوہدری اصغر علی صاحب ۵/۲ محلہ دارالصدر غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۵/۸ کو بعد نماز عصر مکرم مولوی محمد احمد صاحب نے بیت اللطیف میں پڑھا۔ اور دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(الحاج چوہدری مشتاق احمد۔ دارالعلوم جنوبی ربوہ)

تقریب شادی

مکرم کریم الدین صاحب ابن مکرم نظام الدین صاحب مہمان مربی سلسلہ کی شادی مکرمہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم میر عبدالعزیز صاحب (دارالعلوم جنوبی) کے ساتھ بتاریخ ۵ راگست ۱۹۸۴ء عمل میں آئی۔ نکاح اُسی روز مکرم عنایت اللہ صاحب احمدی مربی سلسلہ نے دس ہزار حق مہر پر پڑھایا اور دعا کرائی۔ جس کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

مورخہ ۶ راگست کو دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ بعد طعام مکرم عنایت اللہ صاحب احمدی نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

میری امی جان محترمہ محمودہ خاتون صاحبہ کی وفات پر ہم سب بہن بھائیوں کے نام بہت سے خطوط تعزیت کے موصول ہوئے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ہمارے غمگین دلوں کو سہارا ہوا۔ اور بہت سے احباب و بہنوں نے گھر میں تشریف لا کر ہم سے تعزیت فرمائی۔

ہم سب احباب کے شکر گزار ہیں جو تکلیف کر کے آئے اور ہمارے لیے ڈھارس کا موجب بنے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔ آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی وہ دعائیں جو انہوں نے اپنی اولاد کے لیے کی ہیں ہمیشہ قبول فرماتا رہے اور ہمیں ان دعاؤں کا اہل بنائے۔ آمین۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ امی جان کے درجات بلند فرما کر انہیں اپنی رضا کی جنت نصیب فرمائے۔ آمین۔ (مسعودہ اختر اہلیہ حاجی سید جنود اللہ صاحب مرحوم سرگودھا)

دعائے مغفرت

خاکسار کی نسبتی بہن مکرمہ مسرت صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صابر صاحب دارالعلوم شرقی مورخہ ۶ر اگست ۱۹۸۴ء کو چند گھنٹے کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات سے قبل مرحومہ اپنے والدین کے ہاں چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ میں مقیم تھیں۔ مرحومہ نے ایک بچی اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور بچوں کا خود کفیل ہو اور جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے آمین۔

(عبدالرشید تبسم۔ ربوہ)

سیالکوٹ کے محلہ حاجی پورہ کے رہنے والے میرے ایک بزرگ دوست مکرم محمد ابراہیم صاحب قریشی بقضائے الٰہی ۱۸/۶/۸۴ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے ایک صاحبزادے مکرم قریشی رشید احمد صاحب جو رحیم یار خاں میں تھے۔ جنازہ کے ہمراہ ربوہ آئے ۱۹/۶/۸۴ کو مرحوم کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

مرحوم بہت دعا گو اور عبادت گذار احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں درجات کی بلندی سے نوازے۔ نیز جملہ غمزدہ دلوں کو صبر جمیل بخشے۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین کا لبیک

۱۔ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب بمعہ والدین	دارالرحمت غربی	ربوہ	۵۰۰/- روپے
۲۔ " ملک عبدالغفور صاحب	"	"	۵۰۰/- "
۳۔ " چوہدری نذیر احمد صاحب	دارالبرکات	"	۶۶۰/- "
۴۔ " خواجہ عبدالمومن صاحب	"	"	۸۰۰/- "
۵۔ " محمد ادریس صاحب یو۔ بی۔ ایل	"	"	۶۰۰/- "
۶۔ " ملک حبیب الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر	"	"	۵۰۰/- "
۷۔ " خان نصیر احمد خان صاحب	دارالنصر غربی	"	۵۵۰/- "
۸۔ " ڈاکٹر ناصر احمد صاحب معہ اہل و عیال	"	"	۵۱۰/- "
۹۔ " نعیم اللہ رفیق صاحب	"	"	۵۵۰/- "
۱۰۔ " مہر دین صاحب	"	"	۵۰۰/- "
۱۱۔ " محمد عاقل خاں صاحب	"	"	۵۰۰/- "
۱۲۔ " میاں محمد صدیق صاحب پنشنر	"	"	۵۰۰/- "
۱۳۔ مکرمہ امینہ لقمان صاحبہ اہلیہ لقمان احمد صاحب باب الابواب		"	۵۰۰/- "
۱۴۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب	دارالعلوم شرقی	"	۶۰۰/- "
۱۵۔ " رانا عبدالکریم خاں صاحب	دارالعلوم وسطی	"	۵۰۰/- "
۱۶۔ " چوہدری عبدالحمید صاحب ٹھیکیدار	دارالعلوم غربی	"	۵۰۰/- "
۱۷۔ " رانا عبدالماجد صاحب	" "	"	۶۰۰/- "
۱۸۔ " خواجہ شبیر احمد صاحب منجانب جناب خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم		"	۵۰۰/- "
۱۹۔ مکرمہ ضیغمہ ورد صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر مسعود عاطف صاحب	"	"	۵۰۰/- "
۲۰۔ مکرم حافظ عبدالحمید صاحب	"	"	۵۰۰/- "
۲۱۔ " چوہدری فضل حسین صاحب گوندل	"	"	۵۰۰/- "
۲۲۔ " منور احمد صاحب فوٹو سٹیٹ	"	"	۵۰۰/- "
۲۳۔ مکرمہ شمیم اہلیہ شبیر احمد صاحب	"	"	۵۰۰/- "
۲۴۔ " مرزا غالب نصرت خانم صاحبہ	"	"	۵۰۰/- "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اگر آپ کا ماہنامہ "انصار اللہ" کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو اس کی تجدید فرمائیے!
منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعت کورٹ نے احمدیوں کی درخواست مسترد کر دی

شریعت کورٹ کے رجسٹرار کا جاری کردہ پریس نوٹ

لاہور ۱۲ اگست - فیڈرل شریعت کورٹ کے رجسٹرار کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ احمدیوں کی طرف سے مسٹر مجیب الرحمٰن کا جواب مکمل ہونے کے بعد لاہوری گروپ کی طرف سے کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالواجد نے بعض نکات کے متعلق عدالت سے خطاب کیا۔ اس کے بعد ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر عدالت برخاست ہوئی اور پھر کچھ وقت کے بعد اپنے مختصر حکم کا اعلان کیا جس میں دونوں پٹیشنوں کو بے وزن قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ مسٹر مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کی طرف سے شریعت پٹیشن داخل ہونے پر شریعت کورٹ نے ۵ جنوری کو شروع کر کے ۲۱ دن تک سماعت جاری رکھی۔ کورٹ نے ایک ہفتہ کے روز بھی سماعت کی تاکہ دلائل مکمل ہو سکیں۔

متعدد جیورسٹ کنسلٹنٹس نے عدالت کی معاونت کی جن کے اسماء یہ ہیں۔ پروفیسر قاضی مجیب الرحمٰن، پروفیسر محمد طاہر القادری، پروفیسر محمد اشرف پشاور یونیورسٹی، مولانا تاج الدین حیدری، علامہ مرزا یوسف حسین مولانا صدرالدین الرفاعی اور پروفیسر محمود احمد غازی۔ وفاقی حکومت کی طرف سے ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی اور حاجی غیاث محمد ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔

فاضل عدالت مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس سردار فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا محمد عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل تھی۔

عاجزانہ درخواستِ دعا

(از محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے۔ خاکسار مارچ ۱۹۸۰ء میں بیمار ہوا تھا اور فروری ۱۹۸۲ء میں پتہ چلا کہ سکہ کے زہر (Lead poisoning) کی وجہ سے بیماری کی ابتداء ہوئی تھی۔ یہ بیماری بہت لمبی چلتی ہے اور جسم سے سکہ کا زہر بہت ہی آہستہ آہستہ نکلتا ہے لہٰذا ابھی تک اس زہر کا اثر ہے بلکہ امسال گرمیاں شروع ہونے پر پھر تکلیف کافی زیادہ بڑھ گئی مگر اب چند ہفتوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہے۔

یہ عاجز احباب جماعت اور بزرگان کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس موذی اور لمبی بیماری سے نجات دے کر کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین!

نیز عرض ہے کہ کئی احباب ربوہ خواہش رکھتے ہیں کہ خاکسار سے طبی مشورہ لیں ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھر پر ایسے دوستوں کو طبی مشورہ دیتا ہے۔ صبح دس بجے سے بارہ بجے تک اور بعد عصر سے مغرب تک۔ البتہ فوری و ہنگامی ضرورت پڑنے پر ضرورت ہو تو تشریف لا سکتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ اگست کو ہوگا

- امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا تحریری ٹسٹ انشاء اللہ ۲۷ اگست طبی معائنہ ۲۸ اگست اور انٹرویو ۲۹ اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔
- جن امیدواران نے پہلے درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔
- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی۔ تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں ...."

(وکیل المال اوّل)

زعماء انصار اللہ سے ضروری گزارش

تمام مجالس کو ان کے بجٹ، وصولی اور بقایا کے گوشوارے بھجوائے جا چکے ہیں۔ زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ جلد از جلد بقایا جات کی ادائیگی کر کے اپنی اپنی مجلس کے بجٹوں کی سو فیصد ادائیگی کا ٹارگٹ حاصل کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اخبار احمدیہ

صفحہ اول سے آگے۔

فضل عمر ہسپتال میں گھٹنے کا آپریشن ہوا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ بخشے اور آپریشن اپنے مابعد اثرات کے لحاظ سے ہر طرح کامیاب رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(محمد شفیع اشرف ناظر امور عامہ ربوہ)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص و مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

انشاء اللہ العزیز
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہے ہیں
یکم ۱۵-۱۶ اگست کو حاضر ہوں گے
منیجر مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

سیل۔ سیل۔ سیل
ہر قسم کے کپڑے کی سپیشل سیل
اہل ربوہ اس نادر موقع سے فائدہ
اٹھائیں
النور کلاتھ ہاؤس
(فضل الٰہی مارکیٹ)
کالج روڈ، ربوہ

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.